ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

فہرست [illegible]

[illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کی حمد کا وادی نہ کم ہو
روان تا حشر گر میرا قلم ہو

سب اوس وادی میں جھپا گئی ہین
فرس فہم کی دہنسا گئی ہین

مری کب حمد کی قابل زبان ہو
یہ خو کیا ہی اور اسکا کیا بیان ہو

شجر یان فہم کا پہلتا نہیں ہے
یہان کچھ عقل کا چلتا نہیں ہے

یہان جو کچھ کیا ہی اوسنی پیدا
کیا ہی کب کسی پر سب ہویدا

لکھوں نعت اوسکی میں کسطرح ساری

در نعت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

بڑا ہی عرش سی بھی اوسکا پایا
کہ سب کچھ جنکی خاطر ہی بنایا

وہ باتین اونکی تھین ویک آسمان
کہ جنکو کرسکی مطلق نہ انسان

جناب کبریا میں کی گذاری
ملک کی تھی آمد و شد جاری

نبی گنتی کی اس غم سی روتی
کہ ای کاش اونکی ہم امت میں ہوتے

سر ہین اپنی تہم کو بہ نبلین
کہ امت میں ہوئی ہم انکی لیکن

کہان تجھ رت علم کی آہی پلی
کہ ... کری صنعت خالی

بہت سی ہو ہی اسمین خاک چھانی
ولی کچھ اوسکی ماہیت نہ جانی

کوئی ہر چند ہیان اپنا لگاوی
نپاوی گہہ کو اوسکی نپاوی

بہلا ہو ہوش کی کیونکر رسائی
کہ ہی یان سنگی او روان حمد ا

مگر جسکو محمد کرسکے بولا
کچھ اپنا اوس ہی پر احوال کہو

براق ولی تہا جسکی اک سوار کی

بظاہر گرچہ وہ امی تھی لیکن
بہرا تھا علم سی کل اوسکا باطن

بیان اونکی کرین کیا تھی اوقات
یہ الفت ونکو تھی ہی کچھ درجات

اگر حامی نہو تی اسی کامل
تو بیشک ہمکو پڑتی سخت مشکل

تلف یون ہی ہو لی اون سبکی رقت
... کی ملکر علیسی کی حسرت

بس اب یون چاہتی ہی کی رہی لب
کہ اصحابونکا اونکی میں کرون ذکر

در مدحت چار یار و منقبت صاحب ذو الفقار دلدل سوار رضی اللہ عنہم

وہ چارون با صفا تھی یا ... سطرح
بعینہ جیسی میں کہتا ہوں جسطرح

پیمبر جان تھی اون سبکی لاریب
وہ عنصر چار تہ ...

بری تا بعض سہی او روہ حسد سہی ۔ کہی جو چاہی کوئی اونکو ادہی
خصائص ان مین نبی کا تھا جو بہا گے ۔ کہوں کیسی سہی مین اوسکی چرائے

لکھوں وصف انکا جو کچھ ہی تھوڑا ۔ کہ دلدل جنکی تھا چرخ ہی کا گھوڑا
نہیں پاتا ہون مین اپنا زبان کو ۔ اور اوسپر اپنی جان کی جو بیان کرے

کرے وصف انکا کوئی کچھ تحریر ۔ بھلا یہ کیا ہی او رکیا اسکی تقریر
بیان اوسکا خدا ہی سی ہوا ہے ۔ دیا کچھ مصطفی نے ہی ہی ہوا ہے

غرض جب ہو چکی ساری پیمبر ۔ ہوئی تب خلق میں ہمارے ہی تمہی پر
سب اصحابونکی سچے ہین ہی بیشک ۔ علی کو جان کہہ اور کر نہ بک بک

کوئی اس باتکو سمجھی کسی طرح ۔ سمجھ ہمنی لیا ہی اسکو اسطرح
نبوت جو ہوئی آخر نبی پر ۔ خلافت ختم ہی وہین علی پر

بس آگی تو زبان کھول تمکین ۔ یہی چاہے ادب قبول تمکین

مناجات بجناب قاضی الحاجات

دیا ہی تونے یارب مجکو سب کچھ ۔ طلب کرتا نہیں مین تجھسے اب کچھ
اگر اک آرزو میری بڑی ہی ۔ کہ مشکل سخت وہ مجھپر پڑی ہی

سوا اسکی نہیں اب اور یارا ۔ کہ عرض اپنی کرون تجھسی دوبارا
جو اسکو رہو نکو اب اپنی کھوکر ۔ یہی مین اب مانگتا ہون تجھسی رو کر

جہاں سی مجکو با ایمان اوٹھانا ۔ وگرنہ کچھ نہیں میرا ٹھکانا
الٰہی کر قبول اس مدعا کو ۔ اجابت کی لگا پر اس دعا کو

مری یہ عرض ہی سب سی یارو ۔ رکھو تم دہیان سی کر کان ادھر کو

بیان سبب تالیف این نسخہ نادر

تو پھر مین مدعا پر اپنی آؤن ۔ نہیں اک سرگذشت اپنی سناؤن
فلک کی ہاتھ سی مین تنگ آیا ۔ تو ابر اک غم کا میری دل پہ چھایا

خیال آیا کہ یہ دنیا ہی فانی ۔ خدا جانی ہی کی دن زندگانی
عبث لہو و لعب مین ہو نہیں برات ۔ کرون برباد کیون مین اپنی اوقات

زبانی فرزند سب شہر مین جی گے ۔ نہیں آتا کوئی آڑی کسی کے
الگ ہو جائنگی کہا کہا کی سارے ۔ پڑی گی آفت آ سر پہ ہمارے

وہاں حالت بنی کی اور اپنی ۔ کہ ہم ہین کی فقط اور گور اپنی
کیا دل کو جو اس سعدی کی بہتا ۔ تو بالکل اوڑ گیا میرا خور و خواب

یہی تھا سوچ مجکو کیا کرون مین ۔ گرہ محکم ہی کیونکر وا کرون مین
ہزارون شوری ول کی بنائے ۔ ولیکن کوئی مجکو خوش نہ آئے

اذیت عجب بہت سی پالی تہی ۔ تو پھر ناچار یہ ٹھہرائی سینے
کہ گور رہتی نہیں کچھ پاس توشہ ۔ پہ لازم ہی کہ لیجی گوشہ

یہ کہکر گھر سی نکلا لی سر پا ۔ پہر اک مدت تلک صحرا بصحرا
کوئی مجکو نظر آتا جو انسان ۔ تو رم کرتا مین اوس سی مثل حیوان

کسی جا پر نہ تھا آرام مجکو ۔ نہ تھا وحشت سوا کچھ کام مجکو
رہا مدت تلک یون خانہ بر دوش ۔ کبھی پھر ایکدن جو آگیا ہوش

تو یہی یون کہا دل سی بتکرار ۔ کہ کب تک زندگی سی ہی بیزار
کہان تک جوش مستی مین رہیے ۔ بس اب چلیے کسی بستی مین رہیے

پر اس جا تک جو میر دہیان تو پہنچا ۔ یکایک لکھنؤ مین آن پہنچا
میان پچھو جو یان اک ہیں بابین ۔ وہ اپنی سلطنت قدردان ہین

محمد بخش نام اونکا ہی مشہور ۔ میان چھوٹی عرف اونکا بدستور
میان قادر ہین اونکی چھوٹی بھائی ۔ اونہوں نی مجہ پہ لی وسنی ہی سوائے

خدا اونکو ہمیشہ شاد رکھی ۔ غم و اندوہ سی آزاد رکھی
یہاں دولت کا ہو سامان اونکو ۔ وہاں ہووے نصیب ایمان اونکو

رہی اونکو ہمیشہ تندرستی ۔ نہ پہنچی کچھ دوانکی اکی سستی
گئی لیکر مجھی وہ اپنی گھر کو ۔ رکھا لا سیری آگی ال و زر کو

مجھی وہ دیکھکر ایسی ہوئی شاد ۔ کہ بہر مطلق رہا اونکو نہ کچھ یاد
رہی ال اونکی اور اولاد خرم ۔ رہین خوش وہ نہوا اونکو کبھی غم

عزیز اصلا نہ کچھ بھی کچھ تھی ۔ جو ہی آدمیت ان ہی مین بس آئے
غرض جو اونکا تھا سو تھا وہ میرا ۔ نہ تھا کچھ فرق ان مین اور میرا

بہر صورت مری گزرن یہ ہر آن
اوٹھاتی تھی وہ ہر اک بات میری
غرض جبتک رہا میں اوس مکان میں
فرسنامہ شکل پہلی ہی آیا
لگی وہ مجھسی کہنی میں کی ان سجے
کہا میں نی مجھی جتنا تھا معلوم
مگر جب کہا مجھسی بہت
کبھی ہو رزق کا اوسکو توڑا
پڑہ اول جا دیا نکھیں نکو بند
نہیں اوسنی ہی بہتر کوئی حیوان
جہاں میں جسقدر گھوڑی ہیں ای یار
کرونگا پانچ فصلوں میں بیان پہر
خلل ہی دوسرا بڑہ کر یہی کا
خلل جسمیں تھا جو ہی سو رنگ کا ہی
کروں میں فصل اول میں بیان وہ
وگر ہی پانچ اوسکی دوسری یار
مغل کہتی ہیں لیکن اونکو خوشہ
کوئی دیکھو اونکو نیچی اوپر اگہر
کوئی کہتا ہی میدہا ہی بہتر
کوئی عاقل اسی کہتی عجب ہے
جہکا ہی جبکہ ہاتھی کی طرف کان
سوا اوسکو دبال کچھ ایسا نہیں عیب
اونچی بہتر یکو خوش ہوگی سارے
وہ خواہی ایک ہوا و زحواہ وجائے
مبارک جانکر کہتی ہیں اچھا

اونہیں کا ہی بہا تک بار احسان
خوشی سی تا کٹی اوقات میری
تو گویا تھا بہشت جاودان میں
نہایت طور اوسکا اونکو بہایا
کہ نشتر اسکو کہائی تھی کیوں سجے
کیا تھا شعر میں میں نی وہ مرقوم
توکی اونکی لئی میں نی یہ محنت

کہ اب سر کو اوٹھا سکتا نہیں میں
وہاں جو شی مجھی ہوتی تھی رکاب
قضا ایکدن ہوا وہ سخندان
زبس گہوڑی سی تھا اونکو بہت شوق
ہماری خاطر اسکو بھیجی نظم
سو وہ کیا ہی جیسی نظم اب کہوں میں
گیا خاطر سی اونکی عزم بالجزم

در بیان وصف اسپان

طلائی کہائی ہی گہوڑی کی سوگند
جو بہتر ہی تو ہی بعد النبی انسان
تو اونکی حال سی ہو جا خبردار
مفصل تجھکو تا سب ہو عیان پہر
تو ہڈی کا یہی اور موتری کا

عزیز اونکو رکہا ہی مصطفی نی
کہی جو طبع کی گلگون گہوڑا
کہل اونکی عیب کی اک پانچ ہیں قسم
مقرر عیب گہوڑی کی ہیں لاریب
قباحت جسمیں ہی رنگ کی ہی یار

فصل اول در بیان بہونریہای بیچہای مو

کہ جو مشہور ہیں سب نزبان وہ
تو لینی کا نکر قصد اوسکی زنہار
نہیں لیتی اوسی لیتی ہیں گوشہ
یہی کہتا ہی سینگن ہی یہ جیسہر
نہ لو اسکو کہ مارے گا یہ ٹھکر
گدہا سینگن یہ آفت ہے غضب ہے
تو آجاوی دو نیچی ای میری جان
ولی ہند وہ جہتی ہیں کی لاریب
مغل بہتان سی کہتی ہیں پیاری
یہی ہی نام اوسکا ای ہی یار
سمجھتی ہیں اوسی دولت کا گچھا

وہ ہاتھی پر جو ہی بہونری گھوڑی کی ایک
اگر وہ تین یا ہیں پانچ یا چار
اوسی کہتی ہیں وگر اہل پنجاب
کوئی کہتا ہی چیتا سینگن اوسکو
کوئی ہاتھی میں چھپر دیکھکر یار
گئی ہی پلٹ دیکہ اپنی یہ جیبن
نہ آوی کان کی نیچی تو ہی اور
گلی کی نیچی جو بہونری ہو اوسکو
سمجھتی ہیں غرض سب لے کر اسکا سب
پہر اوسکی نیچی گر دو کی جو ہو پیچ
اگر ہی نام سی ہی اوسکی کچھ کام

یہ سچ ہی ہی کچھ بکتا نہیں میں
مہیا ان کی ہوتی تھی سواری
لگی پڑہنی اوٹھا کر میرا دیوان
سواری کا بہت کہتی تھی وہ شوق
بہر صورت اسی کر دیجی نظم
یہی لازم ہی لوا سب پڑہو میں
وگرنہ کچھ نہ تھا مطلق مرا عزم
بندہا ہو جسکی دروازی پہ گہوڑا
بہت چاہا ہی اونکو مصطفی نی
وہ سمجھی اشرف الحیوان ہی گہوڑا
سو ہر اک کا بتا دیتا ہوں میں اسم
سر عیب [illegible] ہنری کا عیب
کہ ہو [illegible] ہی جسکو برار
بس آگی پانچواں پہر ہنگ کا ہی
تو بد کہتا نہیں کوئی اوسی نیک
تو سبکا ایک ہی ہی حکم ای یار
مساوی جانتی پڑہ ہیں احباب
کوئی کہتا ہی چیچی ای نکو جو
کسی کہتی ہیں نہیں اسکا خریدار
مقرر یار تو جان اسکو سینگن
اوسی کہتی ہیں اسکو بال کر غور
اگر ہو تی ہیں کنپٹی ساری بند
اوسی کوئی نہیں کہتا ہی معیوب
تو اوس میں ضرر کیا سب اشراف ہیچ
تو سن کہہ دیوں اوسکا ہی نام

فصل اول
چینیا سینگن
پریکہ
کنپٹی سینگن
میعن

نلی اوسکی جو ہو چھاتی کی اندر تو ٹھہرا دل یہی اوس سی بہت ڈر
بس اوس گھوڑی کو تو لینا نہ زنہار بشرطی تو ہمن اوس پہ ہو یار
بغل مین جسکی بہوری کا خلل ہی بغل کہتا اوسی گندہ بغل ہی
سوا اوسکی مسا و چلاتی ہین نہ خواب اوسکو بدہی مانتی ہین
کھڑی ہا کلدم نہین اوس پاس ہتے زبان اپنی ہین ہین گوم اوسکو کہتی
اور آوی تنگ کی جا پر نظر جب تو گنگا پاٹ اوسی کہتی ہین وہ سب
نلی پر ہاتہ کی ہو نری اگر ہی تو وہ دونون پہ ہی جا ایک پر ہی
جو رخ نیچی کو اوس نریکا ہو یار تو کھونٹا گاڑ نام اوسکا ہی نہار
جو سینہ اوپر کو ہی تو ہی سی شتم سمجھ کھونٹا اوکھاڑ اوسکا ہی تو اوم
نلی پر ونڈ کی جو ہو بدستور تو اوس گھوڑی کو مطلق نکر دور
کھون نام اوسکا بھوری ہی ہیچ شمل جہانتک جی ہین آوی لی اوسپہ تو چل
تو نام اونکا ارشل اونکو پہچان وگرہی ایک تو بد اوسکو تو جان

اوسی سب جے کا دشمن جانتی ہین وہ ہی بدین اسی سب مانتی ہین
کہ وہ پیدا کری ہی اوس سی صید ہین نہین باعث اسی سکی ہوتی بد ہین
اوسی لیتا نہین وہ ہی کی الکماش ولیکن وہ بغل جو ہی قزلباش
نلی جو پشت کی بہوری ہو چہوئے تو اوسکو مرہٹی کہتی ہین کہی تی
سوا اس قسم کی اورونکی نہ دیک کچہ اوس نری کی بدی نہین نیک
نہین کہتی ہین اصلا نام اوسکو بہت لیتی ہین ہی کردام اسکو
ذرا اس قسم سی ہی مرد کامل اوسی پہچاننا ہی سخت مشکل
تذرہو بہور نسی وہ تو خوب ہی گی کہون ایسکو جو بیٹھو ہی کی
جو سب بھی سے نلی تو لی نہ زنہار بڑا ہی وہ تھوڑا اوسکا خریدار
وہ گہوڑا پایا کہ اونچا ہی و پایست بلا شک جان وسی پہ ہی نہ سربرد
جو جبر پیر ہو بر پان کانون کی انتن دیا ہون پشت سر پر ای نکو جو
اگر بہوری ہی جہ مین بال کی ایک تو بس سنا ہین وہ ہرگز نہین نیک

جو ہی تون طرف تو اوس سی بہاگ کہ ہی وہ مین کہتی ہین اوسی باگ
غرض جسکی ہو وین نہ بالطاق تو اوس گھوڑی کو سب ہی ہو کی مشتاق
اب اوس نریکا ہین سمجھی گمعون ڈہنگ صبر جسکو کہتی ہین چتر بنگ
خصوصا ایچھو تون کی یہ ہی چرہ کہ دیکھ اوسکو لگی ہی اونکو پہ زر
نہین پہچاننا کچہ اسکا دشوار نلی جو زین کی آوی سو ہی یار
اوسی جانتی ہین خاص و عام

جو ہون طاقی اک طرف او اکطرف جفت تو اوس گھوڑی کو تو ہرگز نلی مفت
دگر وہ جفت ہین تو اوسکو تو لی فروشندہ جو کچہ چاہی وہی دے
سمجھ اگاہ کر دوں اوس سی پیارے اوہی بدجانتی ہین لوگ سارے
یہ ہی بد ہین اسی ہرگز نہ لینا اوسی لیتی ہین ہنی ہی بینا
برا کہتی ہین اوسکو لوگ ڈر کر جو وہ ہوتی ہی بہوری سانزی پر
ذرہ ہونری تک اوچھا لیسی بدنام

در بیان عیوب شرعیہ اسپ

شریعت کے بموجب ہین یہ وبد مفصل اونکو لکہتا ہون کہ کد
جو ہی اوجل تو ہی مین لاریب وگر ہی ٹسر کا بی تو وہ ہی عیب
حدیثانکی تحتی ہین ایک آئی نہاین اونکی حق مین کچہ بہائی

سو ہی ہین اک اور عیب ہی ایک رکھو یاد اونکو سنکر سب و نیک
بموجب شرع کی عیب انکے ہین اور نہین کوئی کہا ہی جسی بسہی غور
شریعت پر ہی بنا ہی عمل ہے نہین جنکا عمل اونکو خلل ہے
سرا پا فصل دوم مین ہویدا بیان ہدی کا ہی اور موتری کا

فصل دوم در بیان ہدہ و موترہ وغیرہ

جو سمجھی تو مری کہنی کو کچہ مال کہوں ہون موترن کا تجہسی احوال
اگر وہ پہول جاوی تو وہ ہی سوگ انہین کو موترہ کہتی ہین سب لوگ
انہین کی متصل تو خوب کر غور جو نکلی جو زین سی استخوان اور

بہاری بادون کی ہشتو نکی اندر رگین ہوتی ہین تازی کی استر
جو کم ہون تو نہین ہی عیب چندان لیکن بڑی ہون تو ہی نقصان
تو اوسکو جان تو ہدا ہی بیشک نہین ہرگز نہ فروشندہ کی بکت

لیکن یہ جو نوک اوسپہ تھی لنگ — اوسی تھوڑی کی ہوگا رسب سے تنگ
جو ہی ہموار اوسکو جان چھپنا — بدو ق اوسکو جہان جاہی چھپنا

یہی کہتی ہیں جو ہیں گی عاقل — کو ہی پہچاننا ہڈی کا شکل
جو سچ پوچھو تو ہان اپنی نہیں ہی نیک — نہیں کچہ اسپہ شک بات ہی ٹھیک

جو ہاتھون کے ہون گھٹنون میں ستور — تو اوس گھوڑے سی بہی تو بہاگ جاوے
سبب ہے یہ کہ اوسکو زانو ہی — اوسی ہر گز نہ لی تو وہ برا ہی

نہی ہیں جو اوپر سے ہی الحال — تو پشتک ہی اوسی کہتی ہین لال
اوسی اسواطی کہتی ہین کم عیب — کہ ہوتی ہی یہ وہ اچھی جلد لا ریب

ولی انگریز کہتی ہین اوسی بد — کہ نزدیک اونکی ہی عیب بحید
اگر ہو وی وہ ہون ہاتہون کی ہم — تو گہوڑا اور رکھ ایک اوسکا کی

نہیں گر لنگ تو ہوگا وہ لنگڑا — جسکا دل ہی بہت کر اس سی خطرا
دگر ہی پاونکی ہو نکا ہی حال — تو وہ گہوڑا کسی مفت دیے ڈال

وہ پشتک سے اوسی ست جاتی کم — جو جی کہنی کا ہی سو کہہ چکی ہم
اگر پشتک سی وی پر ہی کچہ اونچا — تو کہو آنکہونکو تو نی کیون سے موندپا

نہیں پشتک اوسی کہتی ہین گا نا — تو اوسکا مطلقا تو غم نہ کہانا
زبس پشتک ستی تا ہی وہ اوپر — تو وہ لنگڑا نہیں ہوگا مقرر

جیسی گا جبتلک یون رہی گا — جو انا ہی اوسی گانا کہی گا
جو ہاتہ اور پاونکی ہون سے اوپر — کچہ اونچا سا ہوا اندر اور باہر

اور انہی سی یادہ ہو دبی یا کم — تو اوسکا دل میں تو مطلق بہا غم
وہ ظاہر ہین اگرچہ عیب سا ہی — یہ باطن میں بظاہر صورت بھلا ہے

مسلمان و ہندو اوسکو ہل کر — کہا کرتی ہین یہ فضلا ای برادر
اگر گھوڑا کسی کا ہو تہنی کا — تو کہتی ہین کہ سر کہاوی تہنی کا

کہتی جس طرح مجھپر عیان ہی — بتاون مین تمہین ہوتی جہان ہی
اور گھوڑا نزدیک اور دور کو — ذرا اتر غور سی تکرار انکے جو

برابر تجھم خرمی کی ہو یا کم — جو ہی تو ہی ہی ای یار ہمدم
نہایت ہی تہنی چہوٹی اگر ہو — تو کہتی ہین تہنی رسب لوک اوسکو

فصل سوم در بیان عیبهای صورت

نہیں کہتی ہین خطرہ کچھ ہی سے — ہنسی کو جانتی ہین کم تہنی سے

سر آخر فصل سوم میں تکرار — بیان اوس عیب کا ہی ای میری یار
کہ گھوڑا ایسی سی صورت نظر ای — بشرطی دیکہی اوسکو صاحب ای

بڑی ہی ہین ران جسکی حد سی بیار — شتر دندان اوسی کہتی ہین سارے
اگر اونچا ہو وہ ماتھی کا یار رہ — مغل کہتی ہین تیج پیشانی اوسکو

ولی کہتی ہین سب اہل عبارت — کہ یہ گہوڑا کری گا کچھ شرارت
پیشانی کہوں ہی ای سخندان — کشادہ اور دہیل جسکی ہون کان

اوسی سب کہتی ہین اہل ولایت — کہ ہی منضبط یہ گھوڑا نہایت
پسند اوسکی سو کرتی نہیں اور — مری ہی چڑہی کتنا ہو نہین جب خوب

وہ گھوڑا جو نہیں کرتا ہی کندا — اوسی کوئی نہیں کہتا ہی اچھا
کہیں ہین تخته گردن اوسکو لازم — ولی مطلق نہیں مقلون مین کچہ عیب

بہت اچہے ہون نشانے جسکی حد سے — نظر وہ دیکھتی آتی ہین بدسی
جو پوچھی کوئی کیا ہی یہ بتانا — تو کہہ تو یہ ہی گھوڑا گا ونشانا

بسمر مرغ پا کہتی ہین اوسکو — کہ جسکی ہوین سیدی پاون دونو
بہت سیدہی ہی جو خم نہیں جسکو — تو کہیو مرغ پا تو اوسکو لی غم

کہی تو تجکو بہی اوسکو بتاون — کہا کرتی ہین سب جسکو تبر کون
وہ گھوڑا جسکا پیچھا ہو [illegible] — تبر کون ہی مقرر نام اوسکا

ولی سو اگر اوس گھوڑی کو نہ پاتا — کہ وہ ہر گز نہیں ہوتا ہی پیا
جو گھٹنی پاون کی نکلی ہین تا ہم — تو پہر ہی وہ کمیچ تو کہا نہ پر غم

وہ لاغر جو ہو اور خواہ ہو سست — لیکن یہ جانتے ہیں [illegible] سست
سپاہی کی تو ہی وہ کام کا یار — وہ اسو دا گر اوسکو لی نہ تہا

بہت معابکی ہو وہ بیٹہا بن خم — تو جہان [illegible] ہی کم
مغل سب [illegible] — تو [illegible] ہین سیا ری دیکہ ہی تی

اوسی کہتی ہین ہنسہ ہی یہ اچھا
تو اوسکو گہمٹ رنگ کہتی ہین وہ کہا
لگا ہو پیٹ جسکا پیٹہ سی یار
فلاح اوس سی نہو گی تجکو زنہار

وہ خواہی ہو بڑا اور خواہ چھوٹا
نہین گا کبھی گہوڑا وہ موٹا
سمجھ اوسکو تو یہ آہو شکم ہے
یقین پہر جان کہ کمتا ہی کم ہی

چہاپلی سم اوسی کہتی ہین سارے
کہ جسکی نیلی سم ہوتی ہین پیارے
ہمیشہ گرم سینہ اور گردہ پر یار
بہت چلنی سی تھکتا ہی وہ ناچار

سمون مین جو سپی گہوڑی کی خم ہو
تو بہتر وہ ہو زیادہ یا کہ کم ہو
بہت کہا وسکا تہو کر تو رکہہ دہیان
اور اوس گہوڑی کو اپنی خر سمجھ جان

کشادہ واوسی کہتی ہین لال
کہ جیدر ابا دنکو چلتا ہی چہال
تو اہل ہند وہی کہتی ہین عجب
مغل اچہا اوسی کہتی ہین لاریب

صواب و عیب نکت مین جو ہی یار
کرون فصل چہارم مین اظہار

فصل چہارم در بیان الوان اسپان

ستارہ لوگ کہتی ہین اوسی سب
کہ جو جاوی انگوٹھی کی تلی تب
تلی مطلق اوسی سبز کہا مان
نہایت تجلس اوسی بد مین اوسی جان

جواب اوسکا بتاوین یاد ہین جو
تو غافل سپاہی مین لاوین اوسکو
جو ہی اوس سی بڑا تو ہی وہ طبل
اوسی لی نہین کچہ وہ ہین ابجل

اگر انکہون تلک جو طرہ ہی قشقا
تو ہی وہ ماہ رو وہ بہی ہی اچھا
بظاہر دیکہنی مین وہ برا ہی
ولی باطن مین وہ بیشک بہلا ہی

اگر قشقی مین ہین کچہ بال ناک تک
تو لینی کا نکر تو اوسکی آہنگ
خبردار اوس سی رہ یہ عیب سی سب
سپہ گوک اوسی کہتی ہین عقرب

سفید اک آنکہہ جسکی گہوڑی کی ہووے
تو لازم ہی کہ مالک اوسکا رووے
یہ سب کہتی ہین گہوڑا یہ ہی طاقی
کرو گی کا کچہ نہ اوسکی گہر مین باقی

خریشندہ کہو سوکی پانچ ستارے
بہت بہتر ہین ہی اصلا اوسکی
پہ ونسی وہ آدم چشم گر ہے
تو مطلق اوس سی مت ڈر جو خطر ہے

چہرہ جسکا باطن مین بہلائی
یہ ظاہر دیکہتی ہین وہ برا ہی
اگر ہووی سفید اک ہاتہ دایان
تو بس گلدستہ ہی اسکو لسان

گران یہ ہاتہ آوی تو نہین تہر
دلی بر عکس اوسکی ہی توہی ہر
سر کے پاس سی اوسکی تو کر جست
حذر کر اوس سی وہ گہوڑا ہی چپت

ولیکن اوس سفیدی مین ہو گر خال
توجان اوسکو بدچہر کہتی ہین لال
وہ ہی قوسین ان کی نزدیک بہتر
سنا ہی مینی لوگون سی بکرر

ولیکن جو مغل ہین اہل ایران
یہی کہتا ہی اوسکو دیکہہ پہر آن
بر دلین اسپ پیل نا بکار ست
نمیگیرم کہ با باخالدار ست

کسی کا پاون گر ہووی سپید ایک
تو اوسکو بہی نجان ای یار تو نیک
نہین ہی داہنی بائین کی کچہ قید
برا ہی وہ تو کہہ اوس سی اسپید

اوسی پہچانتی ہین لوگ سارے
بہت بد جانتی ہین لوگ سارے
سبب یہ ہی کہ ارجل ہی وہ کمبخت
نہ لی اوسکو کہ ہین عیب سخت

کہی گر کوئی اگر تجکو اہی جان
جواب اوسکا ہی تہی یہ تو مت مان
پیمبر نی کہا اوسکو برا ہی
اب اوسکی عیب مین تکرار کیا ہی

اگر ہی شلہ گہوڑا یا کہ سنجاب
تو ساری اہل ہند اور اہل پنجاب
برا اوسکو نہین کچہ جانتی ہین
ولیکن اہل ایران مانتی ہین

وہ کہتی ہین یہ ایسا خاطر برا ہی
یزید اس رنگ پر اکثر چڑہا ہی
جو آوی رنگ مین گہوڑی کی تکرار
تو کہہ سب کیت اچہا ہی ای یار

اگر ہی خنگ تو کیا تجکو غم ہی
سمند اچہا ہی کو پر اوس سی کم ہی
مشکی ہین جو کہتی ہین جیون
کہ ہی بعد اوسکی ابرش اور کاون

اور اوسکی بعد پہر ابلق ہی اور بور
لیکن یون وہ جو ہو قرہ قورہ
ہی اسکی بعد مشکی اور قلا
اونٹ کر اون ہی ہی گیا وسبزا

سمند اور سبز اگر کچہ دوری ہے
تو اوس سی ادہر شعر کرنے
کہ ان سب سی ہی بچکلیان اور چال
نہیں ہین بعد انکی اور کچہ بال

سنو اب فصل پنجم کا بیان ہی
بتاؤن کس طرح جو پہر بیان ہی

فصل پنجم در بیان عیوب خمسہ مشہورہ

غرض اک پانچ جو مشہور ہین عیب
چلی جبتک کہ وہ گھوڑا منزل
چڑہی گر صاف تو کمی نہین ہی
اوٹہی گر بیٹہکر وہ صاف تو لی
بہت جو کہایگا سو ہوگا موٹا
نہین کچھ ڈر کی کچہ اور پہچان
کہ یہ گھوڑا مقرر ہوگا کمزور
کرون پہچان کیا مین اوسکی معلوم
بدی سب اختہ ہونی سی ہی جاتی
نپٹ مجہسی تو بشب کور کیا ہی
تو بشبکور وہ گھوڑا نہین ہی
نہین ڈالا کہتی پنج ہین عیب
ہی گھوڑا ہند مین اچھا جہانکا
سمری تو بہتر اتھل کا ہی گھوڑا
کچہ اوس سی ٹل کی بہتر جنگل کا ہی
ادھر گوش ولسی کر کہی کان
سپید تا ہی جبتک دانت کچا
جب اوسنی پنج مین کا دانت توڑا
گر کہین نون کی جب دانت سنج
نہین ہوتا ہی کچہ اونمین کم بیش
قیاسا اوس سی تحقیق دریافت کرن
کسیکو تیری کہنی سی ہوگر رنج
جو کوئی پوچھی عمر اوسکی ہی کتنی
کہ دیتا ہی نہایت ہی کہ گھوڑا
رسن اوسکا کوئی پا سکتا نہین ہے

بیان ان فصل مین اونکا لکھی سب
تو ہی پہچاننا سخت اوسکا مشکل
جو ہی بر عکس اسکی تو یقین ہی
وگر بر عکس ہی تو پہیر ہی ہی
وہ خواہی ہو بڑا اور خواہ چھوٹا
وہ کم کہاتا ہی پہچان اوسکی ہی جان
یقین یہ ہی ہوگا سب سی کمزور
وہ خود ہو جاینگی اکدم مین معلوم
مگر جو کاٹتا ہی عیب ذاتی
یہی پہچاننا شبکور کا ہی
نہ بہاگی ڈر کی وہ سی تو یقین ہے
نہین شک اسمین ہین یہ عیب لا ریب

وہی ہوتا ہی کہ جسکے لنگ گھوڑا
خدانا کردہ گر گرتی ہو گھوڑا
وبا یا بندہ اوسکو لیکر تہان پر آ
یقین جان اوسکو جو گھوڑا ہی کمزور
کوئی سوداگر اوسکو لی کہین جا
مگر کرتا ہی چھوٹی چھوٹی جو لید
اگر ہی کوئی دندان گیر گھوڑا
نہین چھوٹی کی جو اوسکی یقین ہے
زیادہ اور بہو جاتا ہی ای یار
کہ کمل شبکو ڈال کا اسکی آگی
اگر تاریک شب ہوای برادر
نہین جو بوسی پہر جاتا ہی گھوڑا

بیان جاہای اسپ خوب در ہند

کہ چلتا ہی بہت کہاتا ہی تہوڑا
اوتر کر اوس سی ہی پہر کاٹھیاوار

در بیان شناخت سن و سال اسپ

تو بتلاؤن اوسی دانتونکی پہچان
تو گھوڑا اب تلک ہوتا ہی بچا
مقرر تب وہ یک ہوتا ہی گھوڑا
تو لازم ہی کہی تب اوسکو ہی پنج
بسعر لوگ اوسی کہتی ہین بہر شش
نہین معلوم ہوتی اس سوا لن
تو کہی خطرہ یہ ہی تو ہی ملی پنج
تو تھینا وہین کہدی کہ اتنی
وہ دانت ہی گئی جب اوسکو تہوڑا
بسعر ہی بتا سکتا نہین ہی

ہر اک کی دانت ہوتی ہین مقرر
جہان تک ہین مصری خرد مند
وہ جب توڑتا ہی پاس کی دو
اوسی ہنگام ہین چھ کی کی نزدیک
پہر اوسکی بعد تو ای صاحب آگہی
سیاہی جاتی جاوی جب وہ سارے
پہر اوسکی نیش اور دانتون کو رو بان
پہر اوسکی دونون آنکھون پر تو کر دہیان
ولی جب ہو گیا گھوڑا ملی پنج
جو رایج اس مانی مین نہین ہے یان

کہ جو کرتا ہی اول لنگ تہوڑا
تو مانگ اونچی پر اوسکو کر کی کوڑا
رہ اوسکی پاس بیٹہا شبکو بیدار
تو بس ساری گھوڑے سینی ہی کمزور
ولی کچھ ڈر سی ہرگز نہ پہل پایگی
اوسی کہتی ہین یہین ہی جنکو تہمید
تو وہ گھوڑون مین ہی لی پہیر گھوڑا
بجز مرگ اوسکا چھٹکارا نہین ہے
مکرر آزمایا بلکہ سو بار
وہ گھوڑا دیکھکر اوسکو جو بہاگی
تو ڈالی کی سپید ایک اوسکی چادر
بہت نہین ہی جو یا ہووی تہوڑا
جو پوچھی تو بتاؤن سی کہانکا
نہین ہی جسکی آگی کوئی ستی آڑ
بہ نسبت اوسکی بہتر جو ہی سو جاتی
تلی چہ اور چہ ہوتی ہین اوپر
اوسی سن یکہکی کہتی ہین ناگند
تو کہتی چار سال اوسکو مین گر غور
نکلی چار دانت ہین وو کول باریک
سیاہی جسقدر تھو نہین کم یا بی
نصیحت یاد رکھ یہ تو ہمارے
پڑا ہو فرق جتنا اونمین پہچان
گہستی ہین بال اوس جاکی تو یون جان
تو پہر پہچانئی مین اوسکی ہی رنج
سنا دین بیانی اونکی تجکو کہا تین

سوا اسکی جو باتین مجمل ہین سب
کوئی انکو برتتا ہی نہیں اب

اسی خاطر کیا مین نی نہ مرقوم
وگرنہ وہ بھی تھین سب مجکو معلوم

ضروری تھی وہ جو جو بات بتائی
تھین سینی مفصل کر سنائی

در بیان بیماری اسپان و معالجه آنها

علاج اب مجکو کچھ ہین جنکہ معلوم
سنو وہ یک لحظہ مین کرتا ہون مرقوم

ولیکن ہی یہ میری منظور ای یار
کہ رہ دائم دوا کرنی مین ہشیار

نظر کر جسقدر چھوٹا ہو گھوڑا
مصالح اوسکو دیا جاتا ہی تھوڑا

غرض چھوٹی بڑی گھوڑی کو پہچان
ولی ہر وقت اسکی تیر پر رکھ دھیان

نہو جاہل ہی کی فکر مین غرق
ہمیشہ ترکی او تازی مین فرق

مزاج ہر ملک کی گھوڑی کا ہی اور
بھی لازم ہی تو کرتا ہی غور

ضرور اس فن مین تھا ای صاحب فن
کہ اک مین علم ہو اور عقل دس مین

مبصر ہین بیان وصف اوسکا کرلی
کہ ہر نسخی کو جو موقع پہ برلی

ہر اک گھوڑی کی بیماری کا احوال
نمایان چار صورت سی ہی فی الحال

ولیکن طبع لوگوں کی کر با سناد
بہت سیانا لگ گئی ہین اگلی استاد

سو آیا فہم مین ہی وہ بہت کم
مگر رکھ چکی ہین امتحان ہم

سپاہی زادہ ہی از بسکہ احقر
رہا ہی تجربہ کرتا یہ اکثر

سنو کچھ کچھ اوسکا کرتا ہی بیان
کہ ہو جاوی ہر اک پر عیان یہ

بتانہ لید اور پیشاب سی یار
سمجھ جاتا ہی ہر اک گھوڑی بیمار

چہارم نبض سی ہوتا ہی معلوم
ولیکن ہو نہیں سکتا ہی مرقوم

اوسی کہتی ہین عاقل علم سینہ
لکھا جاتا نہیں ہی در سفینہ

بتانہ آنکھ کی کوئی کا ہی نام
بتانا اوسکو یون میرا ہی کام

بتانی کی جو رنگت ہو گلابی
تو یہ تجھی نہیں ہی کچھ خرابی

وگر اوس مین سفیدی فی المثل ہی
تو جانی یہ کہ سردی کا خلل ہی

اگر سرخی کی ہو اوسکو بیشک
تو بس دو چار دن دی اوسکو ادرک

ولیکن ہووے ادرک دو ٹکی بھر
کھلانا پر اوسی دانی کی اوپر

دیا دو تین دن دینا ہو یارے
کہ تا سردی کو گرمی اوسکی مارے

ولیکن یاد اتنا کام کرنا
زیادہ ایک سی مطلق نہ دینا

دیا دینا اوسی صورت سی بادام
کہ تا ہو جاوے اوس سردی کی آرام

اگر قدری بتانہ مین ہو زردی
تو یہ جانی یہ بادی سی ہی سردی

ملا کر سونٹھ کی آٹی مین جالی
اوسی تین دن ہر صبحین کھالی

ولی اس بات کو مت بھول جانا
کہ مرچین پہلی پانی سی کھلانا

دیا دو پیسہ بھر تو سونٹھ بیجو
ملا کر ہینگ اک چہ ماشی ذرجو

پہر اوسکو تھوڑی آٹی مین ملاکی
کھلانا دو دیانہ کو کھلاکی

نہ دینا تین دن سی پہر زیادہ
قیامت ہوگی دیگا گر زیادہ

دیا دینی لگی جب اوسکو دانہ
تو اوس مین تیج سو کا ملانا

نہو پیر چار پیسی بھر سی وہ کم
یہی بس پانچ دن تک تجو ہی ہم

اگر ہوت سرخ گھوڑی کی بتانی
تو بس گرمی کی ہی اوسکو جانی

مساوی ترپھلہ جو کوب کر کر
کسی تھیلی مین کہ چہ اپنی بھر کر

شتاب اوس مین سے لی پانچ تولی
کسی مٹی کی باسن مین بھگو دی

سحر پیش از نہاری وہ کھلا تو
پہر اوسکی بعد بس منزل کو جا تو

اوسی سی ترپھلہ ای یار تب تک
خلل وہ دور ہوجاوی نہ جب تک

دیا اک کوزی بہر نیل ای لی فروز
پلا پانی مین اوسکو ایک ہی روز

اگر حد سی زیادہ ہو وہ لالی
اور اوس لالی مین چتی ہو کالی

تو اوس گرمی سی یقین مایوس ہونا
اور اوسکی زندگی سی ہاتھ دہونا

بتانی کی ہی چتی کا ہی بھید
کہ ہو جو اوسکی جگر مین پڑ گئی چھید

خلل چتی کا ہی ہر چند تھوڑا
ولی مطلق نہیں بچتا ہی گھوڑا

اسی کی رت سی کر پیشاب پہچان
جو ہو رنگت سفید اوسکی تو یہ جان

کہ سردی کا نہایت اوسکو ہی دوس
وہی گرم اوسکو چیزین دین بہت سو

وگر ہی زرد اور گاڑھا ہی بہائی
تو بادی کی اوسی سی تو دوائی

اگر ہو سرخ تو گرمی کا ہی طور
علاج اوسکا لکھا ہی پہلی کر غور

وگر جالی سیاہی پڑتی ہو خون
تو گس نی ہی اوسکو حدکی فزون

کئی دن تر پہلا وی اوکترا
مساوی وزن مین انکی زیرا

پسیدہ اوس مین ولیکن ہو وہ پیرا
مری اس عرض کو کرنا پذیرا

کہلانا تر پہلی کو سب تکرار
لکہا ہی پہلی دیکہا مرد ہشیار

اگر کرتا ہی بنلی آمید گهوڑا
تو دانہ سفلم اوسی ہتوا ہی تہوڑا

نہایت اوسمین آتی ہو گی بدبو
کبہو جو غور سی سونگہی اوسی تو

کہا تو مان میر اگر ہی دانا
ندی ہرگز کئی دن اوسکو دانا

مصالح وی کئی دن اوسکو ہیم
کہ تا ہو لید کی بدبو وہ برہم

ولی وہ پیسی تہرا اوسمین سبزی
کہ ہی اوسکی دواکا بس یہی جی

وگر ہو چشمہ جاری کی مانند
چلی پیٹ اوسکا بچکاری کی مانند

تو دی اوسکو فقط سبزی کی لگدی
کہ جاوی تین دن اوسکا نیچ جی

چہٹانک اوسکو وہ بینا انجر دمند
کرتا کہاتی ہی اوسکا پیٹ ہو بند

دیا تو مان اب سیر کہا سکے
منگا اک جاپہ پیسی بہر حنا لے

منگا وہ پیسی بہر بہر لی کیترا
پہر اوسمین ایک ماشہ بہر ہو تو زیرا

کیتری کی برابر بیل گری ہو
غرض سو کہی ہو وہ یا دہری ہو

مہین ان سکو کوٹا ور چہان باریک
پہر انکو گوندہ کر پانی مین ٹہیک

کہلا آدی سحر او بعد شام
کہ ہو پیٹ اوسکا بند ہی نکی جام

اگر ہو لید مین چکنائی بہائی
تو اوسکو تو ہی دی اوسکو سرائی

اوسی گهوڑی کو جو بہائی موٹا
سواری کا نہووی جو کہ گهوٹا

دربیان ترکیب طیاری بچهیرہ وغیرہ

بچهیری کو کیا چاہی جو طیار
تو سن ترکیب اوسکی مجهسی ای یار

منگا بازار سی دس سیر استر
گهونگهال اوس مین جو کوب سیر

پکا کر کہانڈ سیر اوس مین ملا دی
پلا پانی کو اوسی سیر کہلا دی

جہان تک چاہی یون ہی بچہ یار
نہین تعداد کی کچہ اوسکی تکرار

ولی قند بینا ہمیشہ مرچ کالی
نہین ہی خوب بینا کہیر کہا لے

ولی ہی مرچ کی دینی کا یہ طور
اسی تہوڑہ کی اپنی دلمین کر غور

کہ کالی مرچ پیسی چار بہر لے
پہر اوسکو اک ارجہ کوب کر لے

ملا کر تہوڑی آٹی مین کہلا دی
پہر اوسیر شوق سی پانی پلا دی

جو چاہی گهوڑا موٹا ہووی جلدی
تو دی چالیس دن اٹہ پہر ہی ہلدی

منگا ہلدی کو اور جو کوب رکہ
کہین ڈبا تک کوئی مین بہر رکہ

سحر کو آدہ پاؤ اوس مین سی تو لے
بہکو خالص اوسی دو دہ مین دے

سحر کو دوسری دن تل کی سارے
کہلا کر پہر کہلا اوپر نہارے

پہرتی مین بہکو رکہ تو اوسی دم
بڑہتا تو پاؤ پہر تک اوسکو کم

چہنی بہنوا کی گر سیوای باریک
اوا دسکو خوب ہو اکر کری ٹہیک

کری پہر سیر بہر کی روٹیان چار
وہ پک ہو چکین جسو وقت طیار

ملا دی سیر بہر وہ اوسمین کہانڈ
کہ ہو جالیس دن اندا کا سانڈ

ولیکن گوشت دال سی سن لی اسعد
یہ سو تو اوسکو بہی پانی کی دی بعد

جو چاہی اتنا گهوڑا بوجہ اوٹہاوی
کہ وہ مطلق نہی بیچانا نچاوی

تو دی اوسکو جو بیدا ہی شہرہ شیا
کہ تا بلی انتہا ہو وی وہ طیار

پڑی جب کہیت مین جو کی بالی ایک
کہلانا اوسکا تب گہری ریکو بہی نیک

پہر بہر بعد تا پہری ہی نو آ ای
کہ وہ کر دیر تک گڑ وی نہو جاے

تہلی کہانی سی لیکن جب وہ جیوان
کہلا ہی تب او گلیا کی انسان

پہر بہر بعد جو ساعیس آوے
تو پہلی سیر بہر پہر گڑ کہلاوے

کبہی اک پاؤ پہر ادرک ملا دے
دیا او بناہی لہسن سبزی دے

غرض کرتا ہی یون جتنی تگی
کہ تار ہنی بیاپن وانت کہٹی

تکلف یہ ہی گر چاہی وہم کر دی
کہ تہوڑی کہی مین کی تر دی

پیہ آدہی سیر سی ہو وی گہی کم
مفصل سب بتا تجکو چکی ہم

ندینا پر اوسی زنہار دانا
کہ سم ہی اوسکی حق مین اوسکا کہانا

ولی باندہ ہ ہستی تاریکی مین اسی پاے
خجل ہو دیکہکر جسکو شب تار

چراغ اوس مین جلی دن رات لیکن
رہی اوس خانہ تاریک مین دن

کرے کثرت میں جو لید پیشاب
نہ ہو چلنے تلک اس میں سے کچھ کم
عوض دانے کی اوسکو کرے یہ دے
کیا ہے اسکی خاطر اسکو تجربہ
تو دے اوسکو سہاگا بہونکر روز
سہاگا دے اوسے بخچند اس طرح
یقین ہے پہر رہے عیب نشے پاک
نہ ہو معلوم گر اوسکی سمجھی راہ
جہاڑوے گوشت نر بچھی کو ملکہ
وہ چکنائی جو آوے جائے اوپر
کرے اک پانچ دن یوہیں جو یہ ہم
وہ ہی میں آٹھ گن لے نکو نہ تہوڑا
جہاں میں نام اوسکا گرگری ہے
تنی ہی مبدم گھوڑا جو اک چند
وان پال اوس میں ماندہ اک کری تدبیر
جو گھوڑی ہو تو کر مند سے تماشا
ویا صابون کا رکہ صافہ بنا کر
ویا جون کان میں دے مٹی ڈال کر دو
بنا پانی میں اوسکا سر بسر لیپ
رہی اک بات اب تجکو بتا لی
اور اپنی منہ کی تو سیٹی بجا لی
منگا کر چار پیسے بھر گھوڑا کو
ملا کر ہینگ ہی اک پانچ ماشے
جو گھوڑا ہو تو ملکر بغلوں میں جہانکی
شتابی جاکے لیسن یہ مینہ بہر لی

ملیں اوسکی بہ پہر اوسکو احباب
تو اوسکی دیکھ طیاری کا عالم
یوہیں کمی میں تو شام و سحر دے
خصوصا تو کیوں کو ہی اکسیر
ولی دے تین ماشے ای ال اندروز
پہر اوسکی آگ چار دن اس طرح
رکہے جس تجکو ہونے دے نہ غمناک
تو میں دون تجھے ای بات آگاہ
کہ ہوجاوے جو پیر ساوہ گلگ
اوسی لی لی کر اک باسن کی اندر
تو قوت ہو نہ اوسکی سال بہر کم

بیان ہشت اقسام بیماری و گرگری و علاج آن

وہ بیماری نہایت ہی بری ہے
تو یہ تو جان کہ پیشاب ہے بند
نکلنے میں نہیں ہوتا اوسکی تاخیر
بتاسہ یہ دوا ہی ہی تماشا
کہ پیشاب اوس سے ہی ہوتا ہے کہل کر
تو اوسنے بھی یقین ہے فائدہ ہو
اور اوسکا اوسکی فوطوں پر تو کر لیپ
کہ دلو تو نیں بہر کر صاف پانے
کہ گہوڑا تن کی تا پیشاب ڈالی
فقط خالی ہی گلیا کر کہلا تو
کہلا کر دیکھ قدرت کے تماشے
دیا ہر لحظہ مضطر ہو کی کانکھی
مہیا دو کوئی مرچیں لال کر لی

نہ پہیرے خرخرہ اوسپر نہ ہتی
جنی اور جو مساوی جو بہناوے
سمجھیو مت تم اسکو یہ غذا ہے
بچھیری کو اگر چاہے تو لا رب
مدام اوسکو پلا پانی کی ہمراہ
کہ دن چار اوسکی ست پانی کی اندر
جو چاہے بوڑھا گہوڑا ہو وے تازہ
منگا کر ایک کلا بہل بہلا کر
بہت سا دیجئے میں پانی بہر تو
مہیلی میں ملا کر خوب اسکو
دگر اس سے زیادہ تو کہلاوے

سو اوسکی دو سماں میں کہہ آٹھ ہیں طور
تو اوسکی نانری میں مرچ کر ال
رکھے شوری کی بتی بہی بدستور
ویا بیری کی بتی خوب سے چاب
ویا اک آدہ سیر اک تیل لیکر
کرے گر یہ دوائی کچھ برائی
وہ گہوڑا ہووے پہر مطلق نہ پیشاب
کہڑا ہو ساغری کی پاس جا کر
اگر گہوڑی کی سمجھی بند ہی لید
ویا دو پیسے بہر تو سونٹھ لانا
ولیکن ہے یہ ضرر اتنی ہی تاکید
تو ہے وہ بادسول سنا تو پہچان
گجل کر بس کہلا دی ای نکو جو

چہڑاوین میل کچھ مطلق نہ اوسکی
اور اونکا موٹا اردا و ایسا وے
غذا ہے یہ یہ گرمی کی دوا ہے
کہ پہر مطلق نکالی وہ نہ کچھ عیب
ہوا القصہ یہ قصہ جو کوتاہ
لگا اک دو دو خط کہنون کی اندر
تو گلی بہیل کی دے اوسکو پایا
پہر اوسکا گوشت ہڈی سے چہڑا کر
اور اوسکی نیچے مدہم آنچ کر لو
کہلا پانی کی او پر اسے نکو جو
تو پہر اوسکا بہت سا حظ اوٹھاوے
کہ جسنے بیٹھتا اوٹھتا ہی گہوڑا
ولیکن شرط ہی ہر ایک میں غور
کہ وہ گہوڑا الٹے ہی پیشاب فی الحال
تو البتہ کہ ہوجاوے خلش دور
رکہ اوسکی لیرح میں تا کرے پیشاب
پلا تہنوں کی اندر اے ہنر ور
تو پہر بازار سے منگوا لے آلی
یقین ہی کہ یہی اک دم میں پیشاب
گرا لوٹے سے پانی کو زمین پر
تو کر سالو تری کی جا کی تقلید
دو چند اوس میں پرانا گڑ ملانا
رہے وہ فائدہ جب تک کرے لید
کہ جس سے گرگری کرتا ہی اپن جسکون
یکا یک گرگری آتی ہے جسکو

گرگی چہارم

دیا اک لیند ہاتہی کا منگا تو
یقین ہی ہٹ جائی وہ گہوڑا
کہ رس سی یون گیا ہی اُسے کہا
اوسی پکہلا کی تو اوس مین ملا دے

گرگی پنجم

نہین اسکی سوا اوسکی دوا کچہ
کہ تہا جو باد کہانا اوسکا معمول
سوتا کہ ہونگر یا پانچ ماشے
اگر پوچہی کوئی کتنا ہو پانی

گرگی ششم

اوسی ہی قاعدہ کی طرح ای یار
نہو گر کچہ سبب گہوڑا لوسے
کہ بیڑہ ہو گیا تہا اوسکا بورا
ولی کر پہلے لیجو آنت اندر
تو پہر پہچان سُنہ چہوٹا ہی جسکا
طرح اوسکی بتاؤن تجکو اب ہم
پہسلنا اس بغیر اوسکا ہی مشکل
چلا رہتی ہین اپنا ڈنڈ تک ہاتہ
مگر دیکہا ہی مینی اس مین اکثر
کہلایا کر یون ہی تو اوسکو پہر تو

قولنج

اگر ان مین ہی تجکو کوئی نا ہی جان
ذرا گہوڑی کی منہ کو تو اوٹہا کر
نہو گر جاری اوسکا پیٹ یا گوز
تو اس سی بہی اوسی ہو تندرستی

پیچانی نتوہ

سی پہچان ہی قولنج کی جان
علاج اوسکا بتاؤن تجکو پیدا او
مری تقریر پر سر کہ اک ذرا کم سن

برابر چہال پیپل کی ملا تو
نہو پیٹ مین اوسکی مروڑا
لگا رو دیکہین ہی جا جسکا میٹہا
پہر اوسکو نال مین بہر کر پلا دے
مگر بخشی خدا اوسکو شفا کچہ
سو ہی وہ باد کہا نیکو گیا ہو ل
پلا پالی مین یکہ اوسکی تماشے
تو کہہ اک پاو بہری یار جالی
کہڑا کر تہان پر اوسکو گہری چار پہر
دیا ہر لحظہ کر کر نوٹی پوسے
سو پہٹ گر گیا ہی اوسمین وہ دا
کہ ہی خطرہ رہی گی گروہ بابر
کوئی سدہ پڑا ہی اوسمین اکٹہا
نہو پیشتر باوس سیر سی کم
اسی خاطر تو اکثر مرد عاقل
لی آتی ہین اوسی پہرتا تہ کی ساتہ
کہ مرجاتا ہی یون گہوڑا مقرر
وہ ہو جبتک کہ اچہا ای ال فرزند
تو پہر قولنج ہی تو اوسکو پہچان
سرک جانا ل سی اوسکو پلا کر
ترا و تنا ہی پلا یا کر اوسی وزن
زیادہ اس مین جو اگر سی جیتی
کہ مین خوشی و ترقی چڑہتی آن
بشرطی اوسکو تو سنکر کہی یاد
منگا اک مرغ کو پانی مین کرے جوش

پلا دی جہانکر نالون مین بہر
مروڑی سی لوٹ کر چر دم کو تار ہی
شتابی لو وہ لا تو ایک آثار
اٹک کر وہ جو پیشتا تہا جہان سے
کری ہم پیٹ اور لوٹی جو گہوڑا
ال گا منہ وہ گر نہ ہوگا پالی
کہ چہوڑی گا وہ سہم سکیڑون گوز
دیا اک نیم کی لکڑی ہو چہوٹے
کہتا وہ اپنی منہ کو جو ہلا دے
تو جہاں کر اوسکی فوطون پر تو کر بیان
ہر مین گوال ختہ اوسکو فی الفور
نہوان جیسے مین گر کوئی مقرر
منگا بکری کی کلی پائی اک چار
وہ سار البدڑ اوسکو پلا دے
بہت سی گہی کو اپنی ہاتہ مین مل
ولیکن اس مرض مین جو مین دانا
دیا لا ثم کہجور اک پاؤ بہر یار
مری اک مہربان نی تہا بتایا
منگا دو سیر دودہ اور گہی چہارم
ملا نصف اوس مین آٹا موٹہ کا جام
دیا چارون طرف سے خوب ڈہکی
ملی اوس چراغ مین اتنی ہو جار
وہ پاوی زندگی گہوڑا دوبارا
غرض کہوڑی کا منہ جبتک کہلا ئے
پہر اوسکی چونچ اور پاؤنکو دور

ولیکن خوب سا ہنڈا اوسی کر
تو بند تو جس سے چاہی اوسکی بازی
اور اوسکا نصف گہی لا مخلوط یا
سہو نہ ہیئت سی جہو تیگا وہان سے
تو گرا اوسکی لگا تالو مین تہوڑا
اوسی یاد آئی گی وہ باد کہانی
یقین ہی خوب جائی اوسی روز
انگوٹہی سی زیادہ جو ہو سولی
اوسی وہ باد کہانی یاد آوی
جو ہو وہ سخت اور سوجی تو پہچان
نہین اسکی سوا اسکی دوا اور
اور اوسی مٹی گہوڑا ہو کی مضطر
پکا کر اونکو کر جلدی سی تیار
کترا اوسکو وہان سی وہ ہلا دے
پہر اوسکی سانغری کو کر لی اکل
نہین ہوتی ہین وہ گہوڑی کو آنا
اوسی کر کوٹ کر باریک تیار
اسی سی نی بہت ہی آزمایا
ملا دونون کو مت کر عقل گم
اوسی ہی نصف صبح اور نصف شام
شکم پر اوسکی آگی تازہ سے
کہ سمجہی کی کف ست اوسکو نہایا
ہیجی کر جاندنی کا کوئی مارا
تو تب تک اوس مرض کی ہی دوا
اور اوسکو ڈال کر نا اون مین چوہی

مع آلایش ایسا کوٹا ہی دوست
کہ ہو اوسکی ٹلی کی گوشت او رپوست

پہلا ہی پلا پہر اوسمین وہ سیر
شراب اک سیر اوس مین ملا کر دیر

اور اوسمین کالی مرچین آدہ پاؤ ڈال
بتاؤن اب کہان تک اسکا بہی حال

کہلا سب شام کو ای یار ہمدم
یونہین چالیس دن تک کر تو ہم

ہمیشہ گرم اگر مری تو پالی
کہ ہی اوسکی اسی مین ٹلا گالی

پر ایسی چال پر اوسکو باندہ ای یار
کہ جس جا پر ہوا ہو پہنچی نہا

سوا اسکی گلہری اور گیڈ
دیا کرتی ہین یونہین لوگ اکثر

بہت سا اوسنسی بہی جاتا ہی آرام
ولی پہ گہٹکی ہوجاتا نہین کام

کرون مین اس مرض سی تجہکو آگاہ
شک اسمین کچہ نہین وہ اسعد باسعد

ٹہوکا اوسکی ہی ماتہی جو ہین
پلٹ جاتی ہین آنکہین اوسکی وہین

نہین اس مرض کی کچہ او پہچان
بتایا مینی تجہکو آگی تو جان

خدا نا کردہ گر ہو جای منہ بند
تو پہر تو یاد کر رکہ یہ مری پند

سمجہ مت اس ہی سختی کو ذری
منگالی حیض کی بس لتیری

انہین دونون سی پانی مین چڑہاوی
رہی آرد تا تو تہنون سی پلاوی

اسی کہنی کی موجب ہی دل افروز
کیا کر پانچ دن تک اسکو ہر روز

یقین ہی اس سی ہی ہو جاوی چنگا
وہین گو پانہا لیوسی تو گنگا

ولیکن کہیو والی پانی کی قید
کہ تا کچہ اوسکی بچنی کی ہو امید

جو چہالی بند ہوجاتا ہی تہوڑا
تو ہوجاتا ہی جلد اچہا گہوڑا

ولی جو بند ہوجاتا ہی محکم
تو بہر ہوتا ہی اچہا وہ بہت کم

کرون پہچاننی کو اوسکی مرقوم
بتاؤن سہل تا ہو تجہکو معلوم

بڑہا کر اوسکی پیشانی پہ کہ ہاتہہ
ہٹہا اک ذرہ اسکو ذرکی ساتہ

اگر چہ بچی ہٹ ایسا وہ جاوی
کہ تیرا تا تہ مطلق کہ نہ پاوی

تو جان و سکا نہین ہی کچہ پہ سینہ
وہ سینہ زمرد کا سینہ

وگر ہٹتی نہین وہ گہوڑا کرتی ہی
تو کر اوسکی دوا کی تو یہ تدبیر

ارنڈ کی کو پلین او رنون کہاری
مساوی لا کر کچہ آہ و زاری

پر اون دونون کو تو اک پاو بہر لی
کچل کر اوسکو جلدی سی کہلادی

یونہین سی تین دن او رخوب کہو
نہو گر فائدہ تو فکر کر اور

ندی پرانا پانی اوسکو تب تک
تو بالکل صاف ہوجاوی نہ جب تک

جو سمجہی گرم گرمی کی ہوا تو
تو بالی شیر گرم اوسکو پلا تو

ولیکن تا بمقدور اوسکو کم تو
زیادہ اس سی مت دی ایکدم تو

پہر اوس پانی مین سن اسی دی ہوش
تو اجواین اکر لیجیو جوش

یہ سن کہ ہووی پانی کر ہر جا پر
تو اک پیسہ بہر جو اجوائن ای یار

دیا اک کام کر او رامی سی دوست
لگا پر اک کی جڑ کا منگا پوست

اوسی تو آگ مین مت جلانا
ولی بہو بہل مین ایک بن ہلانا

برابر اوسکی منگوائی تو گوگل
کچل کر با و بہر گوڑ مین انہین مل

کہلاوی ایکبارگی اوسکو بالکل
خدا چاہی تو وہ جاوی ہین کہل

دیا سات اونٹ کی تیسکل لگانا
ولی اوسکو بتانا ہو جو دانا

ذرا سی ٹہکی آٹی مین ملکر
کہلاوی شام کو پانی مین حلکر

یونہین کر سات دن تک تو زیہم
کہ تا کہل جاوی بانکا تیرا ہمدم

دیا اک پیسہ بہر افیون لی تول
اوسی پانی مین اپنی ہاتہ سی گہول

ملا افیون کی پانی مین آٹا
اوس آٹی کا بنا اک گول یا ٹم

اور اک پیسہ بہر لی آنبہ ہلدی
منگا سجی ہی تو تنی ہی ہلدی

وہ سبہی اور ہلدی پیس اریک
غرض دونون کو جب کر چکی ٹہیک

منگا پہر پیسیا دیتا ہی گوگل
برابر تینون چیزون کی اٹکل

رکہو ان تینون کو اوس آٹی کی اندر
رکہ اوس گولی کو بہو بل مین بالکر

غرض خوب ملکر جب یہ ہو ٹہیک
تب اوس گولی کو کہو اخوب ٹہیک

پہر اوسکی گولیان اک چہ بنانا
سحر او ر شام تو ایک ایک کہلانا

جو کوئی تترت کا ہو بند گہوڑا
تو لازم ہی کری تو اوسکو گوڑا

لہو چڑہ کر تو اوسکا ایسا پینا
کہ آجاوی اوسی بیحد پسینا

ادہر کہرا اور ادہر کو پہر کچہ جہانکنا
او تہہ کہ خوب کپڑی پینی او سی پانا

علاج باندہ بندی فارسی

پہلا پہر باندہ پر وسکو یہان تک
بہت سی کمل وسپر اسطرح ڈال
اگر یہہ فائدہ اور تو کری غور
ویا پانی مین تیرا اوسکو جا کر
ویا اک ڈبالی تتی آگ کی لی
منگا یا آدہ پا اک لی تو اسپند
منگا پچہر بہسیا اوتنا ہی گل
منگا نا پہر چہٹانک اک پہٹکری بہنے
سہاگا پہٹکری پہر بہون بنا
بنا کر گولیان سولہ یہ کر کام
اگر منظور رہو یا سے پلانا
جو اہر پا منگا اک سیر بہر تو
پہر اوسکے گوندہ کر سر کی مین سے آیا
سفر مین نہی اٹہوی کی تو ای یار
خبر اس طرح جس کہ مری کی لیگا
اگر کہوڑا اترا گرمی کو مانی
اگرچہ وہ پسینی مین ہی ہو غرق
بہلا یا آیا سن اہی یار جانی
سفر مین گر سیون کی تتی دانا
چہارم تو مقرر کیجو بس کم
جو ن سردی کی ہو ان تو دیتی چیزین
وہان اک پاو بہر گڑ مین ملا سب
جو بہی پیلا تو گرمی سی تتی و ہانپا
ولیکن پانچدن کی بعد ای یار
پلا یا کر یہی پانی مین تب تک

پسینا سو کہ جاوی دہان تک
کہ پہر اوسکا نظر آوی نہ یک بال
تو اوتتی ہی پلا لا کر اوسی پر
کہ جو چابا ہی خوب اس سی ہی اکثر
فقط خالی ہی ملکر ایک دن سے
اور اتنا ہی منگا نا گوری اسکند
مساوی سن یہ پانچون کی الگ
سہاگا اوتنا ہی ورلوٹ سجی
اور ان سب چیزونکو تو کوٹ لینا
کہلا اک صبحکو اور ایک ہی شام
تو اوس پانی کو لو ہی ہی بجہانا
بہت باریک کر تا دن مین اوسکو
کرا ویگی گولیان چالیس تیار
رہا کر دانہ پانی سی خبردار
تو وہ مطلق دغا تجکو نہ دیگا
تو یہ کر روز کر خوب اسکو چالی
یہ نہلانی مین اوسکی تو نکر زرق
چہڑکنا منہ پہ کچہ اوسکی پانی
وہی پیتا ہی کم کہوڑی کو دانا
کہ تا دم پر رہی وہ تیرا ہمدم
کسی ہانڈی مین لی یہ چیزین
اوسی گلیا کی ہاتہو سی کہلا سب
جو گاڑہا ہی تو باسی وہی پہچان
نہو غافل وہاں اوسکی زنہار
لہو ہو تا سو توقف جب تک

ویا باندہ اسی جا پر اوسکو آکا
پلا اوسکو شراب اک سیر لا کر
یقین ہی کہ ہی دن مین بالکل
نہین کرتا ہی کچہ مطلق خلل یہ
ولیکن کام اتنا کیجیو یار
لی اجواین خراسانی ہی جلدی
منگا کر پان گنگنی پاو بہر ایک
یہ تینون چیزین ہی سن برابر
منگا کر سیر بہر بہر گڑ پرانا
ملی رکہ ان او پانی کی تو قید
یہ نسخہ آزمایا ہے کئی بار
پہر اچہا نیلہ تہو تہا بیسہ بہرلا
کہلا شام و سحر ایک ایک رتو
جو گرمی ہو تو دانہ کم کہلانا
کبہی نکلی جو گرمی مین سفر کو
بہت سا پانی پاوی جہان یار
اگر پانی ملا تہوڑا ہی تجکو
کہلانا روز منزل پہ پہنچکر
نہ کیجو دانہ کم کرنی مین تاخیر
جو دبلا ہو تو ہرگز غم نکہانا
نکی پہر پہٹکری اور اتنی ہلدی
لہو ہوتی اگر کہوڑا تو ہو شاد
سمجہ جی مین بلا اوسکی ہوئی رد
منگا پیسی بہر تو کہانڈ پورا
ولی وہیان اسپ کہیو سی فہر و لہ

گذر جس جا نہو ہرگز ہوا کا
کہ آجاوی پسینا تہر تہرا کر
اوسی کی سبب وہ جاگا کہل
ولایت کی بہی لوگو نکا عمل یہ
کہ منہ مین وسکی کہی مل لیجیو یار
منگا لی اوتنی ہی پہر آنبہ ہلدی
پہر اوتنا ہی منگا لہسن ای نیک
کہ وزن اوسکا نہین ہی بس مقرر
وہ ساری چیزین پہر مین ملانا
یقین ہی خوب ہو وہ ہی امید
اسی جا طرح لکہا ہی ہیئی ای یار
کسی تہر پر اوسکو خوب پسوا
کہ اچہا ہو وہ بالکل ہی ال فرد
جو سردی ہو تو پانی کم پلانا
تو پہر پانی پلا پاوی جہان تو
اوسی پہر شوق سی نہلا وہان یار
تو اوسکی آنکہون لو رطوبت نکو ہو تو
مساوی نون آٹا دونکی پہر
کہ اوس موسم مین کم دینا ہی گہسیر
پہر اوسکی بدلی جانو نہین کہلانا
نکر کچہ دیر ہرگز کوٹ جلدی
دو لکچہ مست کے گو ہون سمجہی یاد
لہو کا موتنا ہرگز نہین بد
دو چند اوس سی میدا لی تو پورا
کہ پیلا ہی دیا گاڑہا ہی وہ خون

دربیان سفر
سفر کی
سفر مین
پیشاب خون کی ہونے مین

اگر نبلا ہی ٹھنڈا تو وہ دوا کر
پھر اوسمین تھوڑا آٹا تو ملا دی
دیا کر روز ہی یہ بات معروف
چبا کر تون تو اور یا ہی پانی
نلی سی پھونک آنکہ اوسکی مین سینکو
ویا پھر ایک مٹی کو تو گھس کر
بدستور اوسکو ہی پر سی لگا لی
بہم پیسوا کی دونون کو ملا دی
اگر جدری پری آدمی پسینا
جہان تک ہو سکی تو راکہ منگوا
جو سوکہی تو پونچھ جاوی چھپولن
اور اک گل ہووی تو ہو مکی لوکین یار
پہر اک چالیس دن ای مرد دانا
جو گہوی کا کوئی میٹہا پہرک جاوی
ملا پہر ہیٹر کی تو آونمین بشکل
جنا دین اب پکانی کی طرح ہم
یوہین تین دن تک تو کیا کر
بقدر احتیاج اونکو ہی لیجو
کئی دن تا ہی بلی سی جو دہووے
ویا لیکر وہی کو خوب لت کر
ملی گر تیل ہی سرسون کا اوسکو
منگا یا آٹہ پیسی ہر تو دھابن
کئی دن مین یقین ہی مجکو بالکل
ویا پیپل منگا کر پیس باریک
بقدر حاجت اون دونون کو لینا

وگر نہ دی وہی یہ ای برادر
کھلا کر پہلی پہر پانی پلا دی
ولی تب تک کہ جبتک ہو وہ صحت
کئی دن پہونکنا آنکہ اوسکی مین جانے
کہ ہو دی کئی دن مین خلل ور
لگا کر پہر تو پیر سی اوسکی اوپر
کہ جلدی سی اوسی آرام آجاوی
نلی سی پہونک اوسمین لگا دی
تو پہر مشکل ہی بچانی اوسکا جینا
اوسی اوسکی بدن پر خوب ملوا
نہ گر خشک ہو اوسکو ہوا جان
تو ممکن ہی کہ اچھا ہو وہ بیمار
ندیجو مطلق اوس گہوی کی دانا
خلل یا کوئی ایسا اور ہو آوی
مساوی پر ہر اک کو کر کی اٹکل
تو باندہ اک چیتہڑا لگا دی مین محکم
بقدر احتیاج اپنی لیا کر
ولیکن خوب سا پہر سینک دیجو
تو البتہ کہ وحشت اوسکو ہووے
پہر اوسمین ڈالدی پارہ لپ بہر
تو البتہ بہت سا فائدہ ہو
نمک نصف اوسمین ای ذوی فن
نہین رہنی کی اوسکی جسم مین چل
ملا تو تیل کچھ اس مین کہ ٹھیک
لگا مٹی کو دہو پانی سی دینا

منگا ایک پانچ تولی اپنی تالی
مگر تجسی اپنی پہر کہتا ہون گن کر
لگی گر آنکہ مین گہوڑی کی کچھ چوٹ
وگر ہچکی پڑی ہی تو نکر دیر
ویا اوسی ہی چیتی پیس باریک
ویا پتہر خارہ کو سی لی سنیچی
ویا بازاری لی کیسہ اچھا
ویا اک اینٹ پسوا تو پہرا لی
اوسی ہی تو تخمہ لی آگی مارا
وہ آگہ اوسکی پہنچ لیو تب تک
مگر وگل تو دی ای اوسکی سر پر
دوا اور اوسکی لی اک نہین کچھ
کہ پہر جبتک جئی وہ تیر اکہوڑا
تو پہر دیکہ بستر یار بیتاب
پکا خوب آنچ پر ان سبکو بتلا
اوسی پہر پہر کی اسمین پسیہ چہو
ویا تیل ورافیون اور کیر
اگرچہ ہو کسی گہوڑی کو خارشت
یہی کہتا ہی حکم ای یار جانی
لگا کر دہوپ مین باندہ اوسکو محکم
ویا پانی ہٹیلون کا سر لی
کچل کر باندہ اک کپڑی مین اوسکو
یہ نسخہ خواجہ احمد کا ہی ارشاد
نکالکر اوسکو اوس پر دہوپ مین روز
نکالی گر کوئی گہوڑا اگن باد

ملا نصف اوس سی تہی اون حنا
بدستور اسکو بہی تہی اوسمین کر
تو ہچکی کا نہو جاوی کہین کہوٹ
ہچکی
تو کر اوسکی دوا کی بس بہ تدبیر
بدستور اوسمین ڈالکر کہ ہو ٹھیک
تو چہ گیہون وہین لی کر اوسکی کچی
سہ چند اوس سی لی تلخی شورا
بدستور آنکہ مین ڈال اوسکی بجالی
نہین اسکی سوا کچھ اور چارا
تپ
عرق خشک ہو جاوی نہ جب تک
برابر پیچ کی کانون کی اندر
دو نا در ہی جو ہاتہ آوی کہین کچھ
کری پہر تو خمہ اوسکو نکوڑا
ملا پانی کی مٹی مین پہلا ب
پکانی کی تو دی ترکیب بتلا
کہڑا کر دہوپ مین سر پیر چہو
نکالکر ان خلل پاوی جہان تو
جانکنی
تو غافل نزع ہماری ہی یہ زشت
کئی دن کا سڑا حقی کا پانی
یقین ہی تین دن مین ہووی کم
بدن پر اوسکی دن دو تین تک دی
رگڑ کر اوسکو پہی پانی مین
سمجہ کر صاف اسی کر یا تو برباد
تشنج
کہ جلد اچھا ہو وہ ای ال فروز
تو اوسکا ہی بتا دون تجکو اک آج

ننگا کر پاؤں پھر تیل اوسکو کر گرم
تب اوس میں خاک ہو جائیں وہ جل کر
بچھیرا جو تولد ہووی ای یار
یقین ہی جب بڑا ہو تب چالاک
تو پھر جب ہے بڑا تب یہ یقین جان
بظاہر جو نہی اختہ کی این آثار
علاج اوسکا ہی خوب آیا مجھی یاد
لگن میں بھر کے کہہ لی ہاتھ پر پوست
نہ ہووی یا کہ لیکن پیچ مینڈھی
سبھی ہو جاوی گا اوسکا خلل دور
اگر گھوڑی کی ابھری بیل یا سے
لگاوے اوسکو پھر اک ٹھیکری پر
فقط سے عصر بہنی ندہی کوٹ کر یا
چھڑکنا پہ نمک اوسپر تو ای یار
اوسی اک سیر پاندہ او میں گیہون
و یا اک اونٹ کی پسلی تو کر گرم
قباحت اسمیں ہے لیکن یہ حال
و یا دو پیلی سی ہی سینکی بدستور
اگر ابھری ہو پشت یا چاول
جو ہو جائے نیز اکھڑا چھوڑی جھول
و یا اک پاؤ بھر لی سونٹھ ایسا ن
جلا اپلیون میں اوسکو خوب تپ بیس
جو کہتا اوردنا نستا ہو تیرا اکثر
رکھ اوسکو چھید اورک کی اندر
نہ ہووی تین دن میں فائدہ جو

پہلا دین ال وی اوسمیں نگر شرم
سک اک پاس میں کچ چھوا اوسکو ملکر
اوسی کی لی زمین میں پسی نہ نہار
فلک تک پہنچی اوسکی نعل کی خاک
ہلاوی وہ نہ گھوڑی کیطرف کان
وہ پائی جائیں ہیں اوس میں نشن نہاں
جو منصف ہے تو سنکر اوسکی مراد
اولٹ بال اوسکی دم کی سر بسر تو
رہی یک نقطہ اوسمیں ٹوبی ڈنڈی
اسی تو آزما کر ہووی منظور
تو پہلی کر دوا سب ہے پسندی
و میں پھر ٹھیکری کو آگ پر پھر
تو ٹھری بیل ٹڈی پھر نہ نہاں
کہ ہر اوسکی سنیٹی کی وہ نہ نہاں
تو اتر یو میں اوسکو تین دن کر
اوسی سینک اوس لیئی پھر گرنہ کر شرم
کہ نکلینگے نہ ادنی جا پہ پھر بال
تو پھر ہی یہ یقین ہو جاکے وہ دو
تو سینک اوسکو سبھی اوس سے خوب ململ
تو پسلے پسجا اوسکی جا ہی پولی
ملا نصف اوسمیں سجی خوب سے چھان
بنا کر اوسکی پوڑیاں ایک چالیس
تو پھر میں جو کہوں سب وہ دوا کر
نہ ہوا درک نکی و بہی سی کمتر
تو پھر دو چار دن تک سے تو اوسکو

لگا یا کر اوسی اوس زخم پر یار
جب اچھا ہو گا زخم اوی نیکفر جام
ہلا خون سے اوسکو اک گل میں لے کر
اوسی ایام میں تو یار اکثر
بظاہر تو نظر آوی وہ اگر
کمر میں آوی جس گھوڑی کی لچکا
بہت سے چاول کے گرم لی پیچ
ولیکن باندھنا مضبوط اگاڑے
سرک پھر تا بدن کو جھر جھر اسکے
نکل جاوی گا وہ لچکا کمر کا
ملا افیون بتاشی میں جو چندان
وہ جب ہے گرم تب باندہ اوسپہ اوسکو
جو باندہ ہی پہل بہلا بکری کا گرد
و یا تہوہر کی نہنی پہل بہلا تو
رہین کی بال قائم ہوگی وہ دو
کئی دن میں جمع ہو جاوی گی اچھی
جو سینکی شیر گرم اوسکو تو دائم
ولی کرنا عمل یہ ابتدا میں
اگر بالکل نہ جائی گی بہتر
وہاں کے چار پارہ داغ فی الفور
پھر آٹا ماش کا اک پاؤ بھر لے
دیا کر روز اک پانی کی ہمراہ
مجرب ہے نہیں میں ہے کچھ اٹینگ
اوسی ہو پہل میں کہکر بہل ہلاکے
بعد ایک پانچ پیسی بھر لے کر

سحر سی شام تک بس پندرہ بار
نہیں ہنی کا مطلق اوسکا نام
پھر اوسکی بعد تو رکھ دی زمین پر
ملی گہی اوسکی تو وطن کی جگہ
پہ باطن میں وہ اختہ ہو مقرر
تو پوچھی دلکو بس مالک کہ ہچکا
ولے جسکی بتاؤں اوسکی لی پیچ
اور اوسکی کہول دینا تو پہاڑی
نکالی سب کمر کی وہ کڑا کے
نہ ہوگا پھر تجھی کچھ غم سفر کا
ہتیلی میں مل اوسکو ای سخندان
یو ہیں ہنی نی جنک خوب ہو
تو ہو جاوی کئی دن میں وہ مردہ
اور اوسپر تھوڑا صابن پھر لگا تو
نہیں ہنی کا غم تو ہوگا مسرور
تو خالص نیر ہو جاوی گا کبھی
تو البتہ رہیں بال اوسکی قائم
نہ ہوگا نفع مطلق انتہا میں
زیادہ تو نہ ہووی کی مقرر
ٹکڑ اوسکی سوا اوسکی دوا اور
بکا تینوں کی دی تولا کی
کہ تا چھوٹ کر وہ جہو سی تیری لخواہ
تو خالص ایک چھٹانک سنگا ہینگ
کچل کر بعد دانی کی کھلا دے
دیا کر پیاز دسی پانی کی اوپر

دیا اوتنی ہی پتی بانس کی لی
و پالی سیر بھر اجواین ای یار
ہمیشہ اوسین سی اک ونگی بھر
دیا پانی پیہی اوتنی ملائی
جو گھوڑا خشک کہانسی کہانستا ہے
مسا وہ بنگ لئی اور نمک تہے
کھلانا چار ہی بہر ہی بہتر
یقین ہی اتنا وہ کہانی لگیگا
جو چاہی آنو ٹی نکلی ساری
نمک تین آنولا اور بہیڑا
مقرر کچہ سہجنی کی ہی چہال
بہت پالی ہی اور تہوڑا پانی
پہر اوسکو لید مین گہوڑی کی لگا
بقدر رکا بہر کی تین دن دن
نسخہ مصدیا ہو گیا بہ چلا جا
مہلیلہ مصمم گیر جا ہی اگر ہو
اگر پاتا ہو گہوڑا اچہا دانہ
رکہو ان دونکو تو پہر کوٹ کر خوب
مری اک دوست کا اچہا ہی آتی
جو ہوتی مبدم گہوڑا مری جان
نہون آپڑ ٹہ ٹپی بہری دو کم
بنا کاغذ کی بہر تو ایک پوتی
بیس کچ ستگا ہیٹری کا لکر
بتاؤن کیا اوسکو جب تلک کہ
کہاتو پان لی سیر انکر دیہ

پیا بانس کی پتی یا اوسی دہی
منگا اور کوٹ کر اوسکو تیار
دیا کر شام کو دانے کے اوپر
ہمیشہ یاد رہی میری بہائی
اوسی کہتی ہین یہ سب دبلے نستا ہے
یہی بہتر ہی اہین کسکو شک ہے
رہی پہر فائدہ دائم پہر بہر
کرہ تو دیکہو اوسکو گہبرا تی لگیگا
کو کر سار تی کی نسخہ کو تو جاری
منگا بازار سی یہ سب بکہیڑا
سبہو نکو لی کی تو جو کوب ڈال
پڑے وسین لیے کہ جس مین جا جہائے
پیراس میں ہب کہ پوس خانہ کچہ آڑ
کھلانا بعد دانہ ای دل فروز
ہمیشہ فائدہ کرتا ہی سارا
بتاؤن اوسکی بہی ترکیب تجکو
تو تر کر ساتہ دانہ کی کھلانا
اسی ہی جیسی کھلانی کا بہی اسلوب
بتایا تہا مجہی سعدیا دہی یہ
تو ہی سری سی یا با ہی ہجان
پڑو مین دو چار دن تک تو پہیم
چلا کر اوسکی موی اوسکو تو دہو نا
تو تخم کی جانہین کچہ سچ مت کہ
وہ ہو جب تک کہ اپہا تب تلک کہ
منگا بازار سی پیاز ایک دو سیر

دیا پہر آدہ پالی کر کٹاسے
اوسی پیشاب مین اپنی ڈبوکر
یقین ہی یہ ہی اوسکو وہ دوبانس
نہو وہ بانس اوسکی جب تلک دو
اگر گہوڑی کی ہی کچہ جہر کی تدبیر
اگر کچہری ہی اتنی ہو تو ہی خوب
ولی دانی کی اوپر سی کھلانا
قرا قریب مین رہی کی گراہی
بتالی اب کہون میں جس طرح سے
غرض سل کی ہی بتہ کچہری ہی ہی کو
روایت اوسکی یون کرتا ہی آدے
اوسی پہر اک ٹہی مٹکی مین تو بہر
چہب گئے ٹیرین مین یا پانچ یا سات
اگر اس سی زیادہ کچہ کھلادی
جو ہو جاڑا تو اتنا کام کیجو
ملایا کر تو پتہی موٹہ مین یار
ویا منگوای ہو اک سیر دو سیر
بقدر وچہٹانک دس تین بہروز
پہر بہر فائدہ دائم رہی لیک
منگا کر سیتہے پاسو یا برابر
جو ہوتیری کسی گہوڑی کو سا
کہڑی جا پایک تنگ کہر یونکو کن کر
بہکو پانی مین کاغذ کو نہو تنگ
کوئی اگر تشیرم گہوڑا مرتا ہی
کہ اک بار پہر اوسمین سے بار یک

کھلادی جل بہلا کر اوسکو خالی
غرض اک تین دن ہین تو رکہکر
نکلجا وے کلیجے کی تری بہانس
پلٹ ستارہ ہی چیزین بدبو سی
تو سن کہ مین بتاؤن تجکو اسیر
ملا آئی مین بنا کری جو کوب
ہمیشہ بس یونہی ہت ہول جانا
تو پہر بس آنو کا البتہ ڈر ہی
یہی معلوم ہی وہ اس طرح سے
پڑا جواین ہی اور سونٹہ بہی تو
کہ سب چیزونکو لینا تو مساوی
دوا اینٹ ڈال دو اوسمین ملاکر
تب اوسکو یون کہلا اسکے مری بات
تو ساری کی تو کیفیت اد ٹہاو
دہی کی بدلی سرکہ ڈال دیجو
کبہی پہر ہو مصالح ہی نہ درکار
شتاب اوسمین نہ ہو آنو ہی نکر دیہ
دیا کر بعد دانی کی دل افروز
کہ ہی گہوڑی کی حقیقت بہت نیک
کھلادی سب کو دانی مین ملاکر
علاج اوسکا مجرب ہی یہ بیڑہ جا
پیالی اس گل کو تین دن کر
رکہو اسپر اوسکو سیر کہینچ پہر تنگ
تو پہر کر یہ مجرب تو دوا ہی
تہہ کر تو او دو تولی کہ ہو ٹہیک

پہر بعد جو پانی پلاوے
کہ گر یہی فائدہ تو اور یہی دے
نہ کچھ خوف کچھ گرمی کا زنہار
نکال وس مین ہی تمہ پہر جا پر تو
اسی مین سستی بہت ہی آزمایا
ڈپٹنا شیرم کا چھین سے نہی
ستالی مین تو اک بادی کی بہ ہمہ
وگر تو چاہی یہ ٹھنڈا ہو گھوڑا
بہت چہوٹی ہو جس گھوڑی کی آنت
طرف اوسکی منہ مت موڑیو تو
اوسی کی وہ حالت کا ہو قائل
مستو اور مینگنی اوسکو دی پکا کر
دیا باہی اوسی ولی کھلانا
وگر بند ابتدا مین ای سخنور
ولی پیٹ اوسکا جو ن جن بہہ جاے
اگر گھوڑی تری بچہ جنی آج
چہڑا دی سپہ گھوڑا پانچوین دن
سمجھ لیسنا یہ کہی بنی لگی جو
کہ جننا اوسکا ہو وی سہل بہائی
کئی دن باسی پانی فرج پر مار
عرق پیاز کا اوسپر لگائی
کوئی گھوڑا اگر ہو سینی جال
رگڑا اوس مینگنی اور سالی کو ہر روز
اسی اکثر ہی سستی آزمایا
ملا دی تہوڑی سجی اور چونا

تو لازم ہی اوسی اوپر کھلاوے
وگر نا رام وسکا منہ ہی تو مت لے
مکرر آزمایا سے بتکرار
گہرم بول مین اپنی بہکو دی
میان باقی نی مجکو تہا بتایا
گری جو دم بہت سے شیر دم ہی
لگا تہنوں سے نرگی ورکی ساتہ
تو باہی بال لی کر تہوڑا تہوڑا
یہ بیشک ہی نجابت کے علامت
اوسی کو گھوڑیون پر چہوڑیو تو
کہ جسکی فرج دیکہی پہول عاقل
سمجھ تا خوش کری آلنگ لا کر
کہ ممکن ہی اوسی آلنگ لانا
نہین ہو نی کی گا بہت ہو مقرر
تو لازم ہی کہ دانہ کم کھلائے
تو پہر آلنگ کی ہی وہ محتاج
نہ کہ اوسکو زیادہ پیٹ کے دن
کہ گہی ہر روز بس اک بار پہر ہو
اور اوس بچی مین تو قیت ہو سوائے
کہ تا آلنگ سے موقوف ای یار
تو پس فی الفور اوسی گر آم آئی
تو اوسکی سن و مجسی زبانی
تو اوران کی اوپری ال فرق
نہین مطلق کبہی فرق اس مین آیا
ملا پانی پہر ان دونون مین دو نا

یو ہین گر آٹہ دن اسکو کری تو
ولی گرمی کا تو مت خوف کیجو
دیا یہ دوسرا نسخہ کرائی جان
کھلاوہ بعد دانے کی کئی روز
جو پوچھی شیر دم کا مجسی احوال
نہ چہوٹی گر کسی گھوڑی پہ گھوڑا
یقین ہی یون کئی دن جگری گا
چہرک کو پر اوسکی دن مین دو بار
یقین ہی اوسکی بچی خوب ہونگے
پر اوس مع تری پہ گہوڑا چہوڑیو مت
اگر چاہی کہ گہوڑی لی ہی آلنگ
برابر دو نون چیزین سیر بہر دو
جب آلنگ اوسکی آخر ہونی آپری
وگر اوسکا تجہی سبب ہی لینا
سبب یہ ہی کہ دب جاویگا بچا
چہٹی مین چہو گھوڑا اوسپہ ای یار
ولی نزدیک جب جنی کی آوے
اور اب استعداد اوسکی سن لی مجسے
وگر چاہی کہ ہو موقوف آلنگ
کسی کا گر کہین چل جائی گرڈا
یہی انسان کی ہی ہی دوا یار
کہ بنگلی کاٹ کر پانی مین گیڈال
یقین ہی بس دن مین اسی ہی
اگر چاہی تہنی کٹ جائی پیاری
کئی دن پی پیالی اوسپر اسی ہر

تو لازم ہی کہ دہیان اوسپر رکھے تو
کری گر فائدہ تو اور دو چہہ
منگا بازاری سے کوئی چونی پان
کہ تا اچہا ہو جلد ای ال فرز
تو پہچان اوسکی کہہ دن تجسسی الحال
تو کر سیدہ ول جو لک جابی جوڑا
تو وہ گھوڑا ترا اچہا رہی گا
کہ تا شہوت تو اوسکی کم ہوای یار
ہر اک دلکو وہ ہی مرغوب ہو ان کے
کہ جسکی فرج لیٹی ہو نہا
تو اوسکا ہی بتاؤن تجکو مین نیک
کھلانا تیل [illegible] تک ای ال فرق
تب اوسپر چاہی گہرا تو چہڑوای
تو دن وتین اوسی دانہ نہ دینا
دیا کر ہی تری گا پیٹ کچا
کہ ہو جاوی مقرر وہ شکم دار
تو لائق ہی تو اوسکو گہی کھلاو
پیالی گہی اوسی چالیس دن کے
تو پہر مین جو کہون سن کر تو تنک
تو نہ خم اوسکا بہت ہو یا ہو تہوڑا
مکرر آزمایا ہی یہ سو بار
ال اسکو باتہ سی تو خوب فی الحال
دہواغ اوسکی نہین رہنی کی نہان
عمل کرنا تو کہی پر ہمارے
کہ تا وہ کاٹ کر کر دی برابر

تدبیر گرمی
تدبیر سستی گھوڑی کی
[illegible]

اگرچہ تجکو ہو یہ بات منظور
لگانا تیل اور سیندور اوسپر
کہ پہر سیدہی نکل آوین وہان بال
تو کمسکر بال وہ ان کی پہینک دیجئے
یقین ہی وہ ان کی نکلین بال پہر نک
پہر اوسکی بعد وے بچہنی یہ گہری
اوسی تو ڈال رکہ پانی کی اندر
ملا پہر لول مین انسان کی اسکو
جو سوجی پاون گہوڑی کا نہایت
لگایا گر اوسی اوسجا پہ ہر روز
لگے پہر مین یہ نسخی آزماے
اوسی مل کر وہین گر مین کہلا دی
دیا لی گیر مادرلی کا لی پر جہین
ولیکن دونون جنہین جب تب ہینا
تو رکہ پہری کی لدی اوسپہ کر
کسی گہوڑی کی گر جاوی تمام
لگا نصف اوسکی پر جہین ہیچ ایجان
کہلا اوتنا سحر اور اوتنا ہی شام
دیا تل اور بہلاوان ملا اوسی مین
کہلا چالیس دن تک اسقدر روز
اگر بد نام ہو وہ ہووی پانر
یقین ہی اس سے برساتی ہی ہووے
تنہا دبیر باندہ تو مکڑی کا جالا
سی انسان کی ہی سچ جوالا
لگا ملنا اس سے گو رگڑ کر

کہ گہوڑی کی کرتی ہیچ نر کو مین ور
نکل آوین گی بال اوس جا برابر
نہین ہینی کا کچہ ہو نرکا جنجال
خدا کی واسطی مت دیر کیجو
نہو پہر گر تو اونکو دیکہکر تنگ
کہ خصلت ایسا ہو جاری جو نہ کمہی
کہ تا پانی کی اندر رو رہی نر
لگا پچہنو کی اوپر پہر اوسی تو
تو کچہ زنہار تو گہبرائیو مت
کہ اچہا تا رہو جلدی وہ مال افروز
اسی خاطر تجہی مینی سناے
کہ تا پچّی کو وہ بالکل ہٹا دی
بہت سا کوٹ تار ہوین نکر چہین
تو آدہی پاو اون نون کو لینا
لیکن جب اوسی پانی مین تر کر
تو پہر جو مین کہتا ہون کرو ہی کام
انہین پیسے کوٹ کر کی کر کپڑ چہان
ملی جبتک کہلا تب ہو آرام
بسا دونون چیزین کوٹ لی لی
ولیکن تل سن کالی امی ال افروز
دوا دونون مثل کی ہی ہیچ کم
کہلاوے تو اگر اوسکو بدستور
تو ہووے بند گر خون کا نالا
بتا یا مین اگر تو ہی مختار
کبہی تک وہ مراد ن خوشحال کرا اوسپر

تو مین تجکو بتاؤن جلت اے دوست
کچہ اوس مین ترتہ رہ جاوی خلل گر
کبہی جی مین تسی ہی یہ بات گر آی
لگایا کیجو اوسپر خشک ہلدی
جو ہو پشتک کسی کی پاچکال
بہت سی پہر لگا جڑ آک کی دوست
بقدر حاجت ہی جاوے اوس مین بہی کسی لی
بند باندہ کر کہ اوسپر سکو راتے اور دن
لگا کر پہنکری لی در بہونکر چہان
دیا اسی کا اک موٹا کڑا ڈال
اگر اچہلی کسی گہوڑی کی تپی
نہین ارو اوسکا کچہ سنے مین آیا
کہلا دینا یہ دونون ہی بدستور
کسی گہوڑی کی جا نے باچہ گر کپ
نہو جبتک یہ اچہا تو نہین کرنا
سمجہنے کی تولی دو پیسہ بہر چہالی
بہم دونون چیز دونون ملا دی
مجہی اک آشنا لی ہی بتایا
تجہی مین سن ہی کر دون خبردار
کچل کر خوب دونون کو ملانا
جو نرہاہی تو وہ ہوتا ہی اگاڑ
نہو گر زخم سی گہوڑی کی خمن تب
دیا اوسپر سہاگا پیس کر ڈال
جو فوطی مین کسی گہوڑی کی بہار
ولیکن ٹہنڈی پانی مین لگانا

وہان کا استری ہینگ کا لے ہیپوت
تو پہر اوسپر دو بار وہ عمل کر
کہ عقرب ستارہ در بہو جاوی
کہ تا نکلین وہان کی بال جلدی
تو ملو اوس جا کی بالونکو تو اول
اوتارا و جس کی اوپر ہی تو وہ پوت
اوسی پہر کوٹ کر تیار کرلی
ہوہین کر سات تک تب لیکن
ملا سکی مین اوسکو بری جان
کہ اوسکی بوجہ سی تا ہووہ پامال
تو پہر جس کیچلی پیٹہن نہ جتی
اسی خاطر نہین بیان کہ سنایا
کہ ہو جاوی خلل تپی کا سبب سے
ببقصر ساری کہتی مین اوسی کس
ہمیشہ گہاس ہی اوسپر تر ہی بہرنا
اوسی کبہی گوشت کر بار یک ڈال
ملا کر پہر ہتیلی مین کہلادی
یہ نسخہ ہی اونہون کا آزمایا
لگی وہ پہر ہر اک ان مین سی ہو ہر بار
سحر پیشتر زنہاری کی کہلانا
جو باد ہی تو ہی اوسکی بچہاڑ کے
تو پہر میرا کہنا مان ای خردمند
کرینش وہ ہو بتہر اوسکا فی الحال
تو سن مجہسی مگر کچہ ای وزارے
مفصل کہہ دیا مت بہول جانا

ویا منگوائی کالی زیری کی بار
یہی کہتی ہین جتنی ہین بصر
مداوا کی یارا جو این سنگا کر
جو بیباکی گہی تری کی ہو یار
یقین ہی کیئی دن ہین ای یار
غرض جب کہ ہی برسات بہر تر
سنگا بازری گہی تا لی آتار
چرنا کے گہی اک پاس ہین جلد
لا پہر تیج لیروس ہین سہانے
برتا نار فتہ رفتہ سیر بہر تک
جو ساری جائے تو یو نہین کہلائے
کبہی تیار جو گہوڑا کیا تہا
جیسا سوٹہ کا پکو لکے مسلوا
پکی جب سب تب وسکو جہانا
نہین ہی زن کی کچہ اوسکی زکا
تجہی کہتی تہی جو جو بات منظور
جو کبہی غور ہی تو ای خردمند
کیا ہی یہین ان میں کچہ کی مرحوم
کچہ اوپر تہا مرا چالیس سے سن

لگا پانی مین پیسوا کر کئی بار — ولی لیپ اوسکا کرنا گرم کر کر
مرض آتا ہی یہ تر کی کو اکثر — جو گہوڑا اگر کوئی پیتا ہو پانی
کہلا دانی کی اوپر دو تکی بہر — یقین ہی کہینچ کر پانی وہ بہوے
تو کر جو کہین ن ست کر تو تکرار — سنگہاڑا رس مین لیمون کی رگڑ کر
وہ برساتی نہین ہنی کی زہنا — رکہی ل ہی اگر سرطی ف کا ن

ترکیب رانب حلوی اور کہیر

اور اوتنی ہی تو پسوا ہلدی لی بہر — پہر اوتنی ہی تو اودرک ٹاریک
بہنی تا خوب اول سب سے ہلدے — پہر اسمین تنہی اودرک کو تو ڈال
اوندیل اک دو دن ارس مین بہالی — اودہار کہہ سب یہ حلوا سا بنا کر
کہ ہی اکسیر یہ حلوا ای درک — بنانا یو نہین پہر جب پکی تا ہو باہر
تو گہوڑا تجکو اک عالم دکہاوے — قسم ہی کچہ عجائب ہی یہ نسخہ
تو لیتی یہ سیسون تک ڈ یا تہا — وگر چاہی کہ تو گہوڑی کو دی کہیر
پہر اوسکو دو دہ کی اندر تو بلوا — ملا کر اوسمین پہر جلدی سہانے
عوض دانی کی اوسکو ہی کہلانا — جو تہوڑی ہو تو اونا کا قم بہو

چند شعر در خاتمہ کتاب گوید

کیا اوس سکو نظم اپنی بقدر و — کیا پہر مختصر اسکو بشدت
تو دریا کو کیا کوزی مین ہی بند — وہ نسخی تہی جو میری آزمائی
رہی تعداد بہی تجکو یہ معلوم — اگر پوچہی کی ہجری تہی کی برس
کہا تہا بہی اس نسخی کو جب دن — فرسنامہ یہ پونہچا جب با تمام
ہزار اسکی مین پوری شعر بنائے — تجہی گنتی ہی سنی کہ سنائے

سہارے وزادن فوطون بہر کر
تو تس ترکیب سکی ہی پالی
کری چہ چوب اور خوشوقت جہوڑے
کئی باری لگا ہر روز اوسپر
تو کہہ دو ن تجہی برساتی کی پہچان
وہ برساتی ہی تو اوس ہی بہت تر
گرا وتنی ہی تو بیتی پیکر شہیک
ولی اونکو بہت سا بیچو لال
دبا کر پاو کہسر پانی ملا کر
نہین ہی کچہ بتانا تجکو درکار
بہت نادر عجائب سے ہی یہ نسخہ
تو کر تو کہیر ہی کی یہ تدبیر
وہ با تا آنچ پہر کر ہی بہائے
کر بس اوسکو فقط پانی نہ تجو
تو جتنا پاوی ہی موقع اوتنی ہی پا
لکہتا ہو لکہنی پر ہی ہین ہر وقت
[illegible] کہ سنائے
[illegible] رو دو سو او روس
فراست نامہ رنگین کہا نام

تمت

الحمد للہ والمنۃ کہ سالہ فراست نامہ رنگین معروف بہ فرسنامہ بتاریخ دہم جمادی الاولی ۱۲۷۶ سنہ ہجری در مطبع مصطفائی
واقع کانپور محلہ پٹکاپور باہتمام محمد عبد الواحد
ولد محمد مصطفی خان مرحوم در قالب
طبع آمد فقط